حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط

۲- محاذ عراق وعجم

۴۵- مثنیٰ بن حارثہ اور دوسرے فوجی افسروں کے نام

از جناب ڈاکٹر خورشید احمد صاحب فارق

(استاذ ادبیات عربی۔ دہلی یونیورسٹی)

(۵)

[حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں (۱۲ھ سے ۱۳ھ) خالد بن ولید اور مثنیٰ بن حارثہ شیبانی نے خلیج بصرہ کے ساحلی شہر کاظمہ سے لے کر حیرۃ تک وہ علاقہ جو دریائے فرات کے جنوب و مغرب میں ایرانی چھاؤنیوں اور دیہاتوں پر مشتمل تھا، فتح کر لیا تھا، ربیع الاول ۱۳ھ میں مرکز کی طرف سے خالد کو شام کے محاذ پر جانے کا حکم ملا اور وہ دمشق چلے گئے۔ ایران میں اس وقت سخت سیاسی انتشار تھا، تخت پر کوئی مضبوط بادشاہ نہ تھا، حکومت کی باگ ڈور فوجی افسروں کے ہاتھ میں تھی جو آپس میں لڑ رہے تھے، مثنیٰ نے ان حالات سے فائدہ اٹھانے کی ٹھانی، وہ ابوبکرؓ کے پاس خود مدینہ حاضر ہوئے اور ایرانی حکومت کی کمزوری اور وہاں کی خانہ جنگی کا ذکر کر کے عراق پر باقاعدہ فوج کشی کی اجازت مانگی اور فوج طلب کی۔ ان کے آنے کے چند دن بعد ابوبکرؓ رحلت کر گئے اور حضرت عمرؓ نے خلیفہ ہو کر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ عراق کے لئے ایک فوج تیار کی اور ابو عُبید ثقفی کی قیادت میں روانہ کیا، مثنیٰ ان سے پہلے پہنچ گئے اور فرات و دجلہ کے دیہاتی علاقہ پر غارتگری شروع کر دی، ابو عبید اور مثنیٰ کے فارسی فوجوں سے کئی کامیاب معرکے ہوئے لیکن ایک لڑائی میں جو تاریخ میں "یوم الجسر" کے نام سے مشہور ہے (آخر رمضان ۱۳ھ) ابو عبید نے اپنے ساتھیوں کے مشورہ کے برعکس تہور اور بے احتیاطی سے کام لیا اور لڑتے ہوئے مارے گئے، مسلمانوں کو شکست فاش ہوئی، چار ہزار مسلمان قتل یا غرق ہوئے۔ اس وقت ایران میں پھر پھوٹ پڑ گئی

اور ایرانی حکومت کی توجہ عربوں کی طرف سے ہٹ گئی۔ معرکۂ جسر کے بعد مرکز سے پھر کئی چھوٹی چھوٹی فوجیں آئیں جن کی مدد سے مثنیٰ نے فارسیوں کو کئی لڑائیوں میں ہرا کر پسپا کر دیا۔ حالات سازگار دیکھ کر انھوں نے اب بڑے پیمانہ پر سواد (فرات، دجلہ اور ان سے نکلنے والی بہت سی نہروں سے سیراب ہونے والا علاقہ) بالائی اور زیریں عراق میں دہشت انگیزی اور غارت گری شروع کر دی بغداد، ساباط اور تکریت کے شہران کی زد میں آگئے اور فارس کے پایۂ تخت مدائن پر خطرہ منڈلانے لگا، دیہاتی علاقہ (سواد) کے رئیسوں نے مرکز سے داد فریاد کی، اس وقت بوران ایران کی ملکہ تھی اور رستم کمانڈر ان چیف۔ ممتاز فوجی افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی، حکومت کی کمزوری، نظم ونسق کی ابتری، اور عربوں کی دستبرد کا جائزہ لیا گیا، سب نے اتفاق رائے سے طے کیا کہ کسریٰ کی نسل کے شہزادہ یزدجرد کو شاہ منتخب کیا جائے اور کسریٰ خاندان کے عمائدین اور فوجی کمانڈر اس کی وفاداری کا عہد کر کے نظم ونسق قائم کرنے میں لگ جائیں۔ وقت کا نازک ترین مسئلہ تھا کہ عربوں کا سیلاب روکا جائے، رستم نے از سر نو عسکری تنظیم کی، عراق کی جو چھاؤنیاں معطل پڑی تھیں یا جن پر عربوں نے قبضہ کر لیا تھا، ان کو پھر مستحکم کیا گیا، اور نئی چھاؤنیاں بنائی گئیں، نئے بادشاہ کی طرف سے عراق کے دیہاتوں میں عربوں کے خلاف سخت پروپگنڈا شروع کر دیا گیا، اور اس علاقہ میں جو مسلمانوں کے زیر نگیں اور جزیہ گذار تھا، بغاوت کی لہر دوڑ گئی، عرب محصل جو تھوڑی بہت فوج کے ساتھ جزیہ کی وصولی کے لئے دیہاتوں میں مقیم تھے بھاگ آئے، ایرانی فوجیں ہر سمت سے اُمنڈنے لگیں۔ مثنیٰ کو جب نئے بادشاہ کے تقرر، سواد کی بغاوت، اور ایرانی فوج کی پیش قدمی کی خبر ہوئی تو انھوں نے غارت گری بند کر دی اور اپنے بکھرے ہوئے دستوں کو سمیٹ کر ذی قار آگئے اور مرکز کو سب حال لکھ بھیجا، ان کے مراسلہ کے جواب میں حضرت عمر نے ذیل کا خط لکھا۔[1]

"ایرانی فوجوں کی زد سے ہٹ جاؤ، اور ان دریاؤں، نہروں اور چشموں کے ساحل پر جو

---

[1] طبری ۴/۷۹-۸۴

تمہارے علاقے سے متصل ہوں، مورچے بنالو۔ قبیلہ ربیعہ، مضر اور ان کے حلیفوں سے چن چن کر بہادروں اور شہ سواروں کو فوج میں بھرتی کرلو، اور اگر کوئی ایسا کرنے سے انکار کرے تو اس کو قبیلہ سے باہر نکال دو۔ عربوں سے کہہ دو کہ خوب سنبھل جائیں اور جس سنجید گی اور لگن سے فارسی اٹھے ہیں اسی سنجیدگی اور لگن سے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔[۱]"

۴۶۔ سعد بن ابی وقاص کے نام

حضرت سعد کا تعارف:۔ جنگ قادسیہ میں عرب فوجوں کے سپہ سالار تھے، بالائی عراق فتح کیا اور کوفہ کی بنیاد ڈالی۔ ۱۷ھ سے ۲۲ھ تک کوفہ اور اس کے ماتحت علاقوں کے گورنر رہے، پھر بعض کوفی عربوں کی بے جا شکایت پر معزول ہوئے۔ حضرت علی کی کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے اور نہ حضرت عثمان کی مخالفت میں حصہ لیا۔ مخلص مسلمان تھے، سیاست و ایالت سے دست بردار ہو کر مدینہ سے باہر اپنی بنوائی ہوئی کوٹھی میں فرد کش ہو گئے تھے، دولت مند بہت تھے، بچوں کی تعداد چھتیس تھی، حدیث کی روایت سے بچتے تھے اور مذہبی امور میں رائے زنی سے گریز کرتے تھے۔ کسی نے ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے یہ معنی خیز جواب دیا: مجھے ڈر ہے کہ اگر میں ایک بات کہوں گا تو تم اس میں سو باتوں کا اضافہ کردوگے۔ ۵۵ھ میں وفات پائی۔[۲]

[مذکورہ بالا خط لکھنے کے بعد حضرت عمر نے ایرانی غنیم کے مقابلہ کے لئے بڑے پیمانہ پر تیاری شروع کی۔ حجاز کے سب صوبے داروں اور قبائلی سرداروں کے نام مراسلے بھیجے اور فوجیں طلب کیں۔ پھر سعد بن ابی وقاص کی کمان میں چار ہزار کا لشکر عراق بھیجا اور سعد کو تاکید کی کہ راستہ میں جن قبائل سے گذر ہو ان کے جوانوں کو فوج میں شامل کرتے جائیں۔ مدینہ اور دوسرے حجازی مقامات سے برابر چھوٹی چھوٹی فوجیں آتی رہیں، حتی کہ جب سعد قادسیہ کے قریب "شراف" میں خیمہ زن

---

۱ طبری ۴/۸۲، اس خط کا دوسرا نسخہ جو بلحاظ معنی مذکورہ خط سے زیادہ مختلف نہیں ہے طبری ۴/۸۴ پر بھی وارد ہوا ہے۔
۲ طبقات ابن سعد، قسم اول ۳/۱۰۲، و استیعاب، ابن عبدالبر

ہوئے تو ان کے پاس تیس ہزار سے اوپر فوج تھی،[1] زرود نامی منزل سے جب سعد شراف کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت عمر نے یہ خط لکھا]

"ایک افسر کو جس کا تقرر تمہاری صوابدید پر چھوڑتا ہوں کچھ فوج کے ساتھ فرج الہند (خلیج بصرہ) کو بھیجو جہاں وہ خیمہ زن رہے۔ اور اگر خلیج بصرہ یا دجلہ و فرات کے دہانہ کی طرف سے نکل کر فارسی تمہارے عقب میں حملہ کرنا چاہیں تو ان کو روک لے۔[2]"

۴۷۔ سعد بن ابی وقاص کے نام

[جب سعد نے عراق کی سرحد سے قریب شراف نامی مقام پر پڑاؤ ڈالنے کی خبر دی تو حضرت عمر نے لکھا۔]

میرا یہ خط موصول ہو تو مسلمانوں کو اس نہج پر ترتیب دو:- سارے مسلمانوں کو دس بڑے بڑے حصوں میں بانٹو اور ہر دس سپاہیوں پر ایک عریف (سب سے چھوٹا فوجی افسر) مقرر کرو، اور دس حصوں میں سے ہر حصہ پر ایک افسر متعین کرو۔ اس کے بعد فوج کے میمنہ، میسرہ، قلب، پیدل، سوار اور گشتی دستوں کی تشکیل کرو۔ ایسا کرتے وقت ممتاز صحابہ، اور قبائلی سردار موجود ہوں اور ان کی رائے سے یہ کام ہو۔ اس کے بعد ان سب کی موجودگی اور مشورہ سے فوج کے حصوں پر کمانڈر مقرر کرو اور ان کو اپنے اپنے نامزد حصوں میں بھیج دو اور حکم دو کہ اس عسکری تنظیم کے ساتھ جا کر قادسیہ میں خیمہ زن ہوں۔ مغیرہ بن شعبہ کو (فرج الہند سے) واپس بلالو اور مجھ کو صورت حال سے مطلع کرتے رہو۔

۴۸۔ سعد بن ابی وقاص کے نام

"اپنی فوجوں کے ساتھ شراف سے فارس کی طرف بڑھو۔

---

[1] طبری ۴/ ۸۷ [2] ایضاً

۲۔ خدا پر بھروسہ رکھو اور اپنے تمام کاموں میں اسی سے مدد مانگو۔

(۳) تم کو دھیان رہے کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑنے جا رہے ہو جو تعداد میں تم سے زیادہ ہے، جس کے ہتھیار تم سے بہتر ہیں، جو بڑی بہادر ہے اور جس کے ملک میں قدرتی و مصنوعی استحکامات بہت ہیں، گو یہ ملک میدانی ہے پھر بھی دریاؤں، نہروں اور قدرتی چشموں سے یہاں نقل و حرکت دشوار ہے۔

(۴) جب دشمن تم سے مقابل ہو تو اس کے حملہ کا انتظار کئے بغیر حملہ کر دو۔

(۵) دشمن کے ساتھ کسی قسم کا مباحثہ نہ کرو۔

(۶) اس بات کی پوری احتیاط رکھو کہ دشمن جو جنگی چالوں میں بڑا ماہر ہے کوئی چال چل کر تم کو زک نہ پہنچا دے۔

(۷) اس کی مادی طاقت اور ہتھیار تم سے بہت زیادہ ہیں اور تم اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہو جب پوری لگن اور ہمت سے اس کا مقابلہ کرو۔

(۸) جب قادسیہ پہنچو (قادسیہ عہد جاہلیت میں فارس کا دروازہ تھا، یہاں فارسیوں نے اپنے ملک میں داخل ہونے والے ہر راستہ سے زیادہ فوجی استحکامات کئے تھے) جو ایک زرخیز، فراخ، اور مسلح گھاٹی ہے جس کے آگے مسلح پل اور نہریں ہیں تو تم کو چاہیئے کہ قادسیہ کی گھاٹی کی طرف جانے والے سارے راستوں پر مورچے جما لو۔ اور تمہاری فوج صحرا (یعنی عربی علاقہ) اور آبادی (یعنی فارسی علاقہ) سے قریب رہ کر کھلے میدان میں خیمہ زن ہو۔

(۹) فوج کو اس طرح مرتب کر کے تم اپنی جگہ پامردی سے ڈٹے رہو، دشمن جب دیکھے گا کہ تم نے سارے راستوں کی ناکہ بندی کر دی ہے تو وہ رسالوں، پیادوں اور اپنی ساری مسلح طاقت سے تمہارے اوپر ایک شدید حملہ کرے گا، اگر اس حملہ میں تم صبر کا دامن تھامے رہے، اس سے مقابلہ میں جانسپاری کو خوشنودی مولیٰ اور انعام ایزدی کا موجب سمجھا اور انتہائی صدق دل سے کوشش کی تو مجھے امید ہے کہ تم کو فتح حاصل ہو گی۔

(۱۰) دشمن شکست کھا کر پھر کبھی اتنی بڑی تعداد میں مقابلہ نہ کر سکے گا اور اگر کیا بھی تو اُس کے حوصلے پست ہوں گے۔

(۱۱) اگر شکست تم کو ہوئی تو صحرا (عربی علاقہ) تمہارے عقب میں ہوگا اور تم دشمن کے آباد علاقہ سے ہٹ کر اپنے صحرائی علاقہ کی طرف پلٹ سکو گے اور چوں کہ تم دشمن کی نسبت اس علاقہ سے زیادہ واقف ہو گے خدا جنگ کا پالسہ پلٹ دے گا اور تم کو فتح عطا کرے گا، حضرت عمرؓ نے یہ بھی لکھا: فلاں فلاں دن شراف سے کوچ کر دو، اور عُذیب الہجانات اور عُذیب القوادس کے درمیان پڑاؤ ڈالو اور

۴۹۔ سعد بن ابی وقاص کے نام

[جنگ قادسیہ سے پہلے]

بُرے خیالات دل میں نہ آنے دو۔

(۲) لشکر کو عزم و ثبات کی تلقین کرتے رہو، آنے والی آزمائش کے لئے خلوص نیت سے تیار رہیں، اور اپنی جاں سپاری کو خوشنودی مولی اور انعام ایزدی کا ذریعہ سمجھیں، جن لوگوں کے دلوں میں "خلوص نیت" اور "جانسپاری" کو خوشنودی مولی کا ذریعہ سمجھنے کا جذبہ نہ ہو ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کیا جائے، کیوں کہ جس پایہ کا "خلوص نیت" ہوتا ہے اسی پایہ کی خدائی مدد ہوتی ہے اور جس پایہ کا "جذبۂ جانسپاری" ہوتا ہے اسی پایہ کا انعام خدا کی طرف سے ملتا ہے۔

(۳) اس بات کا پورا پورا لحاظ رکھو کہ جن لوگوں پر تم بالا دست ہو ان کو تمہارے ہاتھوں کوئی تکلیف نہ پہنچے، نہ اُن کے ساتھ کوئی بے انصافی ہو اور اس بات کی بھی پوری احتیاط رکھو کہ جو ہم تمہارے سپرد ہے اس کی ادائیگی میں غلطی یا بھول چوک نہ ہونے پائے

(۴) تم اور سب مسلمان خدا سے سلامتی اور عافیت کی دعا مانگتے رہیں اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد رکھیں۔

عُذَیب: قادسیہ کی گھاٹی سے چار میل کے فاصلہ پر عربی صحرا سے متصل ایک بڑا نخلستان تھا (معجم البلدان مصر ۶/۱۳۱)

(۵) مجھے لکھو کہ فارسی لشکر کس جگہ صف آرا ر ہوا ہے اور اس کی کمان کس کے ہاتھ میں ہے۔

(۶) میں کچھ ہدایتیں لکھنا چاہتا تھا مگر تمہاری اور دشمن کی خیمہ گاہ کا علم نہ ہونے کے سبب نہیں لکھ سکتا، لکھو کہ مسلمان کہاں پڑاؤ ڈالے ہیں اور اس علاقہ کا جغرافیہ بتاؤ جو تمہارے اور فارس کے پایۂ تخت مدائن کے درمیان واقع ہے، یہ جغرافیا اتنا مفصل اور واضح ہو گویا میں خود اس علاقہ کو دیکھ رہا ہوں۔

(۷) اپنے عسکری حالات اور مسائل سے مجھ کو اچھی طرح باخبر رکھو۔

(۸) خدا سے ڈرتے رہو اور خدا ہی سے مدد اور فتح کی امید رکھو اور اپنی تیاری یا طاقت پر نہ بھولو، تم کو یاد رہے کہ خدا نے کامیابی اور فتح کا تم سے وعدہ کیا ہے اور وہ اپنے وعدہ سے کبھی نہیں پھرے گا، کوئی بات ایسی نہ ہونے پائے جس سے یہ موعودہ کامیابی اور فتح خطرہ میں پڑ جائے اور تمہاری بجائے کوئی دوسری قوم خدا کی عنایتوں کی مستحق ہو جائے۔"[1]

۵۰۔ سعد بن ابی وقاص کے نام

[مذکورہ بالا خط کے جواب میں حضرت سعد نے قادسیہ کے گردوپیش کا جغرافیا لکھ کر بھیجا اور لکھا: سواد یعنی عراق کے دیہاتی علاقہ کے سارے رئیس جنہوں نے پہلے مسلمانوں سے مصالحت کی تھی باغی ہو کر ایرانیوں سے مل گئے ہیں اور ان کے ساتھ لڑتے آ رہے ہیں نیز یہ کہ ایرانی فوج کی کمان رستم اور دوسرے ممتاز افسروں کے ہاتھ میں ہے۔]

"تمہارا خط موصول ہوا، حالات معلوم ہوئے۔

(۲) جہاں ہو وہیں ٹھہرے رہو۔ یہاں تک کہ دشمن تمہارے اوپر حملہ آور ہو۔

(۳) تم کو دھیان رہے کہ اس لڑائی کے بعد اور لڑائیاں ہوں گی۔

(۴) اگر خدا کے کرم سے دشمن پسپا ہو تو اس کا تعاقب کرنا اور اس کے پایۂ تخت مدائن میں گھس پڑنا، خدا نے چاہا تو مدائن تباہ ہو جائے گا۔"[1]

---

[1] طبری ۴/۹۰

۵۱۔ سعد بن ابی وقاص کے نام

[ابھی جنگ نہیں چھڑی تھی اور سعد قادسیہ میں خیمہ زن تھے کہ حضرت عمر نے ذیل کا خط لکھا۔]

مجھے القا ہوا ہے کہ دشمن کو تمہارے مقابلہ میں شکست ہوگی، پس شک و شبہ کو دل سے نکال دو اور "خوف خدا" کو اس کی جگہ دو۔

(۲) تمہارا کوئی فوجی اگر مذاق میں بھی کسی فارسی کو امان دے یا کوئی ایسا اشارہ کرے یا زبان سے ایسا لفظ نکالے جس کو فارسی چاہے سمجھتا نہ ہو مگر اس کے ملک میں امان کی علامت سمجھا جاتا ہو تو تم اس لفظ یا اشارے کو نافذ کردو۔

(۳) میدان جنگ میں ہنسنے ہنسانے سے پرہیز کرو۔

(۴) دشمن سے جو وعدہ کرو اس کو ہر حال میں پورا کرو، وفا تو بے وفائی کے موقع پر بھی اچھا اثر دکھاتی ہے، مگر غداری اگر غلطی سے بھی کی جائے تو اس کا انجام تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ غداری سے تمہاری طاقت کم ہوگی، دشمن کی طاقت بڑھے گی، تمہاری فتح شکست سے اور دشمن کی شکست فتح سے بدل جائے گی۔

(۵) میں تم کو اس طرز عمل سے باز رہنے کی سخت تاکید کرتا ہوں جس سے مسلمانوں کے نام کو بٹہ لگے یا ان کی قوت کو صدمہ پہنچے۔[1]

۵۲۔ سعد بن ابی وقاص کے نام

[طبری میں سعد کے مدینہ سے روانگی سے لے کر قادسیہ (قادس) میں مقیم ہونے تک حضرت عمر کے سات خطوں کا ذکر ہے۔ ان میں سے پہلا (یعنی نمبر چھیالیس) زَرُود نامی منزل سے روانگی کے وقت موصول ہوا، اور دوسرا اور تیسرا (یعنی نمبر سینتالیس اور اڑتالیس) جب وہ "شراف"

[1] طبری ۴/۹۰

میں خیمہ زن تھے، پھر جب وہ شراف سے روانہ ہوکر "عُذیب" کے نخلستان میں عورتوں اور بچّوں کو چھوڑ قادسیہ کے نزدیک قادس نامی مقام میں فروکش ہوئے تو حضرت عمرؓ کے چار مزید خط آئے، (یعنی نمبر انچاس، پچاس، اکیاون، اور باون جس کا ذیل میں ابھی ذکر ہوگا) بقول مورخ ابن اسحاق (طبری ۴/۱۳۸) حضرت سعد کا خیمہ عُذیب کے قریب قادس نامی میدان میں نصب تھا۔ اور رستم کا قادسیہ میں، قادسیہ سے عُذیب چار میل کے فاصلہ پر ایک نخلستان تھا ابن اسحاق کا یہ قول صحیح معلوم ہوتا ہے کیوں کہ جیسا کہ ہم نے اوپر پڑھا حضرت عمرؓ نے اپنے خط میں سعد کو ہدایت کی تھی کہ عُذیب الہجانات اور عُذیب القوادس کے درمیان خیمہ زن ہوں اور غالباً یہ قادس ان دونوں کے مابین ایک جگہ تھی جس کے آس پاس قدرتی چشمے اور استحکامات تھے

قادسیہ ایک شہر تھا جو حجاز کی سرحد سے چار میل شمال اور کوفہ سے جنوب مغرب میں کوئی پچاس میل کے فاصلہ پر ایک کھلے میدان میں واقع تھا، یہ میدان بہت بڑا تھا، اس کی ایک حد سواد کے مزروعہ علاقہ سے ملتی تھی اور دوسری حجاز کے ریگستان سے۔ مٹی پتھریلی ہونے کی وجہ سے اس میں نہ زراعت تھی نہ درخت۔ جہاں قادسیہ واقع تھا، اس کے آس پاس متعدد قدرتی چشمے تھے اور عُذیب بھی قدرتی چشموں کے قریب ایک نخلستان تھا، ساسانی عہد میں ایرانی حکومت نے سواد کے علاقہ کو عربوں کی غارتگری سے محفوظ رکھنے کے لئے اسی میدان میں متعدد فوجی چوکیاں قائم کی تھیں اور ایک لمبی دیوار اور خندق بنوائی تھی۔[1]

ذیل کے خط کا سیاق دسیاق طبری کے راویوں نے یہ بتایا ہے کہ سعد کے جاسوسوں نے حیرہ اور دوسری سرحدی بستیوں سے یہ خبر لاکر دی کہ ایک بہت بڑی فوج رستم کی سرکردگی میں لڑنے آرہی ہے۔ سعد نے اس کی اطلاع مرکز کو دی تو حضرت عمرؓ نے ذیل کا خط لکھا۔]

"جاسوسوں کی لائی ہوئی خبروں یا امنڈتی ہوئی ایرانی فوجوں کی کثرت اور سازوسامان سے ہرگز ہرگز غمگین نہ ہو۔

[1] معجم البلدان یاقوت مصر، ۱۳۱/۷ دائرۃ المعارف انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۶۱۲/۲

(۲) خدا سے مدد اور نصرت کی دعا مانگو اور اس کی چشم کرم پر نظر رکھو۔
(۳) رستم کے پاس ایک وفد بھیجو جس میں وجیہ، صائب رائے اور قوی دل لوگ ہوں جو اسلام کی دعوت دیں۔
(۴) مجھے یقین ہے کہ خدا نے چاہا تو اس دعوت کے اثر سے ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے اور ان کو شکست ہوگی۔
(۵) ہر روز مجھ کو اپنے حالات سے آگاہ کرتے رہو۔

تفسیر مظہری

عربی کی ایک لاجواب تفسیر

تفسیر مظہری اپنی غیر معمولی خصوصیات کے لحاظ سے بہترین تفسیر سمجھی گئی ہے۔ اس عظیم الشان تفسیر کے مطالعہ کے بعد تفسیر کی کسی کتاب کے مطالعہ کی ضرورت نہیں رہتی، اس میں وہ سب کچھ ہے جو دوسری تفسیروں میں پھیلا ہوا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے، مدلول کلام الٰہی کی تسہیل و تفہیم، تاریخی واقعات کی تحقیق و تدقیق، احادیث کے استقصار، احکام فقہی کی تفصیل و تشریح اور لطائف و نکات کی گل پاشی میں "تفسیر مظہری" کے درجہ کی کوئی کتاب عربی زبان میں موجود نہیں، امام وقت حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کے کمالات علمی کا یہ عجیب و غریب نمونہ ہے۔ الحمد للہ کہ اب اس بے مثال تفسیر کی تمام جلدیں طبع ہو گئی ہیں۔ قیمت تا بحد امکان کم سے کم رکھی گئی ہے، پوری کتاب کی دس عظیم جلدیں ہیں۔

ہدیہ غیر مجلد۔ جلد اول سات روپے، جلد ثانی سات روپے، جلد ثالث آٹھ روپے، جلد رابع پانچ روپے، جلد خامس سات روپے، جلد سادس آٹھ روپے، جلد سابع سات روپے، جلد ثامن سات روپے، جلد تاسع پانچ روپے، جلد عاشر پانچ روپے، ہدیہ کامل چھیاسٹھ روپے۔ رعائتی اڑسٹھ روپے